بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۲ وفا ۱۳۳۹ ہش | ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد —

ایبٹ آباد ۱۰ جولائی ۱۱½ بجے دن

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ ہلکی ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوجاتی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص التزام توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

امریکہ کیوبا میں اپنے مفادات کی پوری پوری حفاظت کریگا

مسٹر خروشیف کے جواب میں امریکی نائب وزیر خارجہ ڈلون کا بیان

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ امریکی نائب وزیر خارجہ ڈگلس ڈلون نے کہا ہے کہ روسی دھمکیاں امریکہ کو اپنے مفادات کی حفاظت کرنے اور اپنی طے شدہ پالیسی پر عمل کرنے سے باز نہیں رکھ سکیں۔ مسٹر ڈلون واشنگٹن کے فوجی ہوائی مستقر پر کیوبا کے متعلق روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف کی دھمکیوں کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا مسٹر خروشیف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امریکہ ان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔ اور وہ اپنے مفادات کی حفاظت کرنے اور اپنی مخصوص پالیسی پر عمل پیرا ہونے میں پوری ثابت قدمی دکھائے گا۔

یاد رہے مسٹر خروشیف نے ابھی حال ہی میں امریکہ کو متنبہ کیا تھا کہ وہ کیوبا کے داخلی امور میں مداخلت نہ کرے۔ نیز روس راکٹوں اور توپوں سے کیوبا کی امداد کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

جاپان میں نئے وزیر اعظم کا انتخاب آئندہ بدھ کو ہوگا

حکمران پارٹی کے پانچ لیڈر اس عہدے کے امیدوار ہیں

ٹوکیو ۱۱ جولائی۔ حکمران لبرل ڈیموکریٹک پارٹی نے بدھ کو نئے وزیر اعظم کا انتخاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت تک پارٹی کے پانچ لیڈر اس عہدے کے امیدوار ہیں۔ جن میں مسٹر فوجی یاما وزیر خارجہ بھی شامل ہیں۔ کل ٹوکیو سے بیس میل کے فاصلہ پر واقع ایک مقام میں بارہ ہزار نوجوانوں نے مظاہرہ کیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ امریکہ اور جاپان کا معاہدہ منسوخ کیا جائے۔ اور جاپان سے یو ۲ قسم کے امریکی طیاروں کی پرواز ممنوع قرار دی جائے۔

مصر نے جیٹ طیارے بنانا شروع کر دیئے

قاہرہ ۱۱ جولائی۔ صدر ناصر نے کل رات یہاں کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے (پہلی مرتبہ) جیٹ طیارے بنائے ہیں۔ آپ ملک کی واحد سیاسی جماعت نیشنل یونین کے مصری اور شامی نمائندوں کی پہلی جنرل کانگرس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

خارجہ پالیسی کے متعلق صدر ناصر نے روس کو خراج تحسین پیش کیا اور امریکہ کی پالیسیوں کی مذمت کی۔ آپ نے کہا ہمیں اس بات سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ روس نے ہماری تعاون کی خواہش کا حقیقی جواب دیا جو المولان بقیہ

م کی تعمیر اور سامراج کے خلاف ہماری جدوجہد میں اس کی حمایت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

جیسور میں ۹ انچ بارش

کراچی ۱۱ جولائی۔ کل جیسور میں ۹ انچ۔ ڈھاکہ میں پانچ انچ سلہٹ۔ برہمن بڑیہ فرید پور اور سراج گنج میں چار انچ۔ نرائن گنج اور کھلنا میں دو انچ اور راولپنڈی میں ایک انچ بارش ہوئی۔

ایک ضروری اعلان ۔ چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ —

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سنہ ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر و ہال کی بنیاد رکھی تھی۔ اس چندہ کی فراہمی کے لئے احباب جماعت سے کوشش ہوتی رہی اور جماعت کے مخیر اور صاحب استطاعت اصحاب کو خصوصاً تحریکات کے ذریعہ کم از کم ایک صد روپیہ بطور عطیہ ادا کرنے کے لئے لکھا گیا۔ الحمد للہ احباب جماعت نے نہایت فراخ دلی سے اس تحریک میں حصہ لیا۔ چنانچہ اب تک ایک صد روپیہ کی تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد قریباً ڈیڑھ صد تک پہونچ چکی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے اصحاب جنہوں نے تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے کم از کم یک صد روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی ہال میں کندہ کرا دیئے جائیں۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں نہ صرف ان کے لئے دعا کریں بلکہ ان کے عملی نمونہ پر چلکر احمدیت کے درخت کی آبپاشی کرتی رہیں۔

اب یہ فہرست تیار ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ جلد ہال میں نام کندہ ہوجائیں گے۔ اس لئے ایسے تمام اصحاب جو ابھی تک اس کار خیر میں شامل نہ ہوئے ہوں یا وعدہ کر کے ادائیگی نہ کر سکے ہوں فوری طور پر کم از کم یکصد روپیہ ادا کر کے اس فہرست میں شامل ہوجائیں۔

ایسے احباب بھی جنہوں نے اب تک جزوی چندہ دیا ہو۔ اور وہ اب اسے بڑھا کر یک صد روپیہ پورا کرنا چاہیں وہ بھی اپنے ارادہ سے دفتر کو اطلاع دے دیں۔ اور جلد ادائیگی کر دیں۔ تاکہ ان کے اسمائے گرامی بھی اس مبارک فہرست میں شامل کر لئے جائیں۔

درخواست دعا

(۱) مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغ جرمنی ہمبورگ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مخلص نومسلم جرمن دوست مسٹر ایمن کلاؤس والٹر بیماری میں مبتلا ہیں۔ وہ درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں نیز اللہ تعالیٰ انہیں خدمت اسلام کا موقعہ دے۔

(۲) مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب خود بھی نزلہ زکام میں مبتلا رہتے ہیں۔ آئندہ جمعہ کو ڈاکٹری معائنہ اور ایکسرے ہوگا۔ انکی صحت یابی کے لئے بھی دعا درست کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

سیلاب کا زمانہ

جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے ہر سال سیلاب ہمارے ملک کے لئے ایک مستقل مسئلہ بن گیا ہے۔ حکومت ہر سال سیلاب کے موقع پر بڑے بڑے انتظامات کرتی ہے اور سیلاب زدہ علاقوں میں خاص طور پر عوام کی امداد خوراک اور دواؤں کے انتظام میں لاکھوں روپیہ صرف کرتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کوئی ایسے انتظامات ہو سکیں جن سے سیلابوں کو قابو میں لا کر پانی کو زراعت کے لئے استعمال کیا جا سکے اگرچہ ہمارے ملک کے حالات کے مطابق ایسے انتظامات ہونا ابھی دور کی بات ہے تاہم یہ امر واضح ہے کہ اگر کوششیں جاری رکھی جائیں اور اس طرف خاص منصوبہ بندی کر کے پوری پوری توجہ دی جائے۔ تو یہ ناممکن نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں سیلاب بجائے ضرر رساں ہونے کے کارآمد بنائے جا سکیں۔

حکومت اس کے متعلق کیا کر رہی ہے معاصر نوائے وقت کے مندرجہ ذیل نوٹ سے اس کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ فھو ھذا۔

"ادا خر سال میں سیلاب آنے کا خدشہ رہتا ہے اس لئے فلڈ ریلیف کمشنر نے سیلاب کی روک تھام کے سلسلہ میں چند اقدامات کا اعلان کیا ہے ان میں سیلاب کے بارے میں دیہی آبادی کو وقت سے پہلے خبردار کرنے والی چوکیوں کا قیام وائرلیس سیٹ کی تقسیم اور ادویہ کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اقدامات ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تو ٹھیک ہیں۔ مگر بنیادی ضرورت ایسے انتظامات کی ہے کہ سیلاب تباہی نہ مچا سکیں۔ بلکہ سیلاب کا پانی مفید مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے کچھ دن ہوئے سیلاب کمیشن (پنجاب فلڈ کمیشن ۱۹۵۰ء) کے ایک رکن نے سابق پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ آبادی کے پھیلاؤ۔ سڑکوں کی تعداد میں اضافہ ریلوے لائن وغیرہ کی تعمیر یعنی تہذیب کے لوازمات کے سبب پانی کے انخلاب اور ڈرینج کے امکانات گھٹتے چلے گئے۔ سیلاب جن میدانوں میں پھیل کر جذب ہو جاتا تھا۔ ان پر عمارتیں ہو گئیں۔ خوراک میں اضافہ کی خاطر زیادہ سے زیادہ زمین کو زیر کاشت لایا گیا جس سے ڈرینج کے تمام راستے بند ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ سفارشات کی ہیں جس پر عمل کرنے سے ان کی رائے میں سیلاب کی تباہ کاری کم ہو سکتی ہے۔ ارباب حل وعقد کو چاہیئے کہ وہ ان سفارشات کا جائزہ لیں اور اگر وہ واقعی سود مند ہوں (اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہوں) تو انہیں ادنیٰ فرصت کی صورت میں نافذ کریں" (نوائے وقت ۹ جولائی)

حکومت نے اسباب رہے ہیں جو اقدامات لئے ہیں وہ بجا ہیں اور اپنی وسعت اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے یہ اقدامات قابل قدر ہیں۔ مگر یہ اقدامات بھی بڑی حد تک وقتی ریلیف سے متعلق ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خاص منصوبہ بندی سے سیلابوں کو بجائے ضرر رساں ہونے کے ملک کے لئے کارآمد بنایا جائے جیسا کہ بعض دیگر ترقی یافتہ ممالک میں کیا جا رہا ہے۔ تاہم یہ کام صرف حکومت سرانجام نہیں دے سکتی۔ بلکہ عوام کو خاص کر ان علاقوں کے عوام کو چاہیئے کہ وہ حکومت سے مل کر یا اپنے طور پر اپنے اپنے علاقوں کے متعلق ایسی عملی تدابیر سوچیں جن پر عمل کرنے سے ان کے علاقے سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائیں۔

کیا یہ ترقی ہے؟

جوں جوں دنیا تہذیب و تمدن میں آگے بڑھتی جاتی ہے نوں نوں زندگی کے مسائل بھی پیچیدہ ہوتے چلے جاتے ہیں علمی سائنس نے بعض ممالک میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ انسان خاصی حد تک قدرتی طاقتوں کو اپنے قابو میں لے آیا ہے تاہم آئے دن کے واقعات بتاتے ہیں کہ اتنی ترقی کے باوجود بھی قدرتی طاقتیں اپنی اہمیت منوانے اور انسان پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسکی ترقیاں ان کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتیں ایسی ناقابل برداشت صورتیں پیدا کر دیتی ہیں کہ انسان کا تمام کیا کرایا دھرا رہ جاتا ہے۔

نیچر پر انسان نے بے شک بہت سی فتوحات حاصل کر لی ہیں اور آج سے صدیوں پہلے جو انسان کی حالت تھی وہ اب نہیں ہے۔ رہائش اور خوراک پیدا کرنے کے بڑے بڑے سامان آج پہلے کی نسبت اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ایک صدی پہلے کا انسان اگر آ جائے تو وہ دیکھ کر حیران رہ جائے۔ اسکے باوجود حالت یہ ہے کہ جہاں تک عوامی آرام اور خوراک کا تعلق ہے ہماری حالت ایک صدی پہلے کے انسان سے کم از کم پچاس گنا بدتر ہے۔ اسکی وجہ بے شک آبادی کی زیادتی بھی ہے لیکن اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ انسان نے سادہ زندگی کے طریقوں کو چھوڑ دیا ہے اور اپنی محنت کی بہت سی پیداوار کو عیاشی اور فیشن پرستی کی نذر کر دیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان پہلے سے زیادہ حریص اور خود پرست ہو گیا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ دولت اپنے لئے جمع رکھنے کا خواہشمند ہے تاکہ حسب مرضی اپنی زندگی تعیش میں گزار سکے۔ اپنے ہم جنسوں سے وہ صرف اسی حد تک تعلق قائم رکھنا چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کو زیادہ سے زیادہ اپنی خواہشات پورا کرنے کے لئے استعمال کر سکے۔ اس طرح انسانوں میں مسابقت کی ایک مصنوعی رقابت شروع ہو گئی ہے۔ جس کی کوئی انتہا نظر نہیں آ رہی۔

یہی وجہ ہے کہ باوجود اتنی ترقی کے انسان اطمینان قلب کی دولت کھو بیٹھا ہے۔ جرائم خودکشیاں۔ قتل وغارت پہلے کی نسبت زیادہ ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں تو یہ حالت ہے کہ دیوار بدیوار ہمسائے کے متعلق بھی علم نہیں ہوتا کہ وہ کون ہے۔ کہاں سے آیا ہے کب آیا اور کب چلا گیا۔ ویسے ہم نے بہت سی معاشرتی سوسائٹیاں اور ادارے بھی قائم کئے ہیں۔ مگر روز کے ملنے والے بھی ایک دوسرے کے حال سے ناواقف ہوتے ہیں اور کوئی دوسرے کی پرواہ نہیں کرتا۔ عیش وعشرت کی وجہ سے ہمارے امراء کا اکثر یہی عالم ہے۔ غرباء روزی کمانے میں اتنے مصروف ہیں کہ اگر بس چلے تو ایک دوسرے کو لوٹ لیں مگر کیا مجال کہ کسی کو مصیبت میں دیکھ کر اس کی مدد کے لئے تیار ہوں

بعض ترقی یافتہ ملکوں میں اس صورت حال کا ردعمل پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن ہمارے جیسے پسماندہ ممالک ابھی بگڑی حالت میں کہ نہ ادھر ہیں اور نہ ادھر اس لئے یہاں حالت اور بھی خراب ہے جو ردعمل ترقی یافتہ ممالک میں پیدا ہو رہا ہے۔ وہ یہاں کے لئے ابھی قبل از وقت ہے۔ ہمارا اونٹ تو ابھی کسی کروٹ بیٹھا ہی نہیں کہ اس کا تعین کر سکیں ہم نے اسلامی زندگی کو تو چھوڑ دیا ہے . . . .

مگر مغربی زندگی کی ابھی دہلیز تک بھی رسائی حاصل نہیں کر سکے۔ البتہ اس کی حسرتیں ضرور ہیں بے چین کئے ہوئے ہیں۔

نادار مریضوں کا علاج

نادار مریض جو اپنا علاج خود نہیں کروا سکتے۔ بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔ کہ صدقہ کی رقوم ان کے علاج معالجے پر خرچ ہوں اپنے مریضوں کا صدقہ دیتے وقت نادار مریضوں کا خیال رکھیئے اور صدقہ کی رقوم فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھجوائیے۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

مقبرہ بہشتی کا حقیقی مقام

دینداری اور قربانی کی شرط پوری کرنیوالا خدا کے فضل سے یقیناً جنتی ہے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ ایک صاحب نے جو مخلص اور دیندار ہونے کے باوجود جلد بازی میں ذاتی ریمارک پاس کرنے کے عادی ہیں ایک ایسے شخص کے متعلق جو فوت ہو کر **مقبرہ بہشتی** میں دفن ہو چکا ہے دوران گفتگو میں اس قسم کے ریمارک کئے کہ اُس میں یہ یہ عیب تھا۔ اور جب حاضر الوقت اصحاب میں سے ایک شخص نے انہیں ٹوکا کہ ایسے فوت شدہ شخص کے خلاف اس قسم کے ریمارک کرنا جو فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکا ہے بہت نامناسب اور خلاف تعلیم اسلام اور خلاف تعلیم احمدیت ہے تو کہا جاتا ہے (**واللہ اعلم**) کہ ان صاحب نے حسب عادت جلدی سے فرمایا کہ اگر وہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکا ہے تو پھر کیا ہوا وہ کبھی بھی اپنے فلاں فلاں عیب کی وجہ سے بخشا نہیں جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

اگر یہ رپورٹ درست ہے (اور میں یہ بات اگر کے لفظ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں) تو نہ صرف اخلاقاً اور شرعاً بہت قابلِ اعتراض ہے بلکہ **نظام وصیّت** کی بشارات ربانیہ کے بھی قطعی طور پر خلاف اور سخت قابلِ ملامت ہے۔ کیونکہ **اوّل** تو حدیث میں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا صریح ارشاد ہے کہ:۔

اذکروا موتاکم بالخیر

"یعنی اے مومنو تم اپنے فوت ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کا ذکر ہمیشہ **خیر** کے رنگ میں کیا کرو اور اگر بالفرض ان میں کوئی کمزوری بھی تھی تو اسے حوالہ بخدا کرتے ہوئے اس کے ذکر سے اجتناب کرو"

پس ان صاحب کی **پہلی غلطی** یہ ہے کہ انہوں نے ایک فوت شدہ احمدی کے **ذکرِ خیر** کو ترک کر کے **ذکرِ شر** کا رستہ اختیار کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس صریح ارشاد کے خلاف قدم مارا کہ اپنے مرنے والوں کو ذکرِ خیر سے یاد کیا کرو۔

علاوہ ازیں کسی شخص کی نیکی یا کمزوری کا حقیقی علم صرف خدا کو ہے جو **علاّم الغیوب** ہے اور وہ اس بات کو بھی جانتا ہے کہ کسی انسان کی نیکیوں اور کمزوریوں میں سے کس کو غلبہ حاصل ہے انسان کی نظر اس معاملہ میں دھوکا کھا سکتی ہے لیکن خدا کبھی دھوکا نہیں کھاتا کیونکہ وہ دلوں کے پوشیدہ خیالات اور مخفی نیکیوں اور مخفی بدیوں تک کو جانتا ہے۔ پس عقلاً بھی ایسے معاملات میں **امن اور سلامتی کا طریق** یہی ہے کہ انسان اپنے مرنے والے بھائی یا بہن کے متعلق **حسن ظنی** سے کام لے اور اپنی زبان کو بدگوئی سے بچا کر رکھے۔ کیونکہ بدگمانی اور بدگوئی ہر حال میں بہت بُری اور مکروہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو **بدگمان** سے
ڈرتے رہو عقاب خدا کے جہان سے
شائد تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شائد وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شائد **تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو**
شائد وہ آزمائشِ ربِّ غفور ہو
بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے **جنّت** میں جائے گا
وہ اک **زباں** ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الوریٰ

مگر اس معاملہ میں سب سے بڑی بات جو اعتراض کرنے والے صاحب کے قول کو سخت بھیانک صورت دے دیتی ہے وہ **نظامِ وصیّت** کی خلاف ورزی سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ سب دوستوں کو علم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیّت کا نظام خدا تعالیٰ کے **خاص ارشاد** اور **خاص بشارات** کے ماتحت قائم کیا تھا اور اس کے لئے **دینداری اور نیکی اور مالی قربانی** کی شرط لگائی تھی اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ جو لوگ ان **شرائط** کو پورا کر کے جماعتی نظام کے ماتحت مقبرہ بہشتی میں داخل ہوں گے وہ خدا کے فضل سے یقیناً جنت میں جائیں گے۔ اور اگر ان میں کوئی کمزوری بھی ہوگی (کیونکہ کوئی نہ کوئی کمزوری کم و بیش اکثر انسانوں میں ہوتی ہے) تو اللہ تعالیٰ ان کی **نیکی اور قربانی اور اپنی ذرہ نوازی** کی وجہ سے ان سے **عفو اور بخشش** کا سلوک فرمائے گا اور انہیں اپنے فضل و کرم سے **جنّت** میں جگہ دے گا۔ اور اسی لئے اس مقبرہ کا نام خدائی بشارت کے ماتحت **بہشتی مقبرہ** رکھا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام **رسالہ الوصیّت** میں صراحت اور وضاحت سے فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک جگہ مجھے (رؤیا میں) دکھائی گئی اور اس کا نام **بہشتی مقبرہ** رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ یہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو **بہشتی** ہیں ..... اس قبرستان کے لئے (خدا کی طرف سے) بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ **مقبرہ بہشتی** ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ **انزل فیھا کل رحمۃ** یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو (علیٰ قدر مراتب) اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔"

(رسالہ الوصیت)

اس زبردست خدائی بشارت کے ہوتے ہوئے جو شخص مقبرہ بہشتی کے کسی مدفون مرد یا مدفون عورت کے خلاف طعن اور اعتراض کی زبان کھولتا ہے۔ وہ یقیناً ایک خطرناک غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔ بلکہ وہ **خدائی نظام وصیّت** پر بھی ایک ایسی ضرب لگاتا ہے جس کے نتیجہ میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی غیر معمولی **بشارتوں پر زد** پڑتی ہے بلکہ نظام وصیّت کے متعلق بھی **جماعت میں بددلی** کا رستہ کھلتا ہے اور اس کی کشش کو سخت دھکا لگتا ہے۔ پس اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے ورنہ وہ یقیناً خدا کے حضور خطاکار شمار ہوگا۔

بے شک جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے کوئی نہ کوئی کمزوری اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے اور خدا کے خاص الخاص بندوں یعنی نبیوں وغیرہ کے سوا کوئی شخص بھی کمزوریوں سے کلیتہً پاک نہیں اور ہو سکتا ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں میں سے بھی بعض لوگوں میں کم و بیش کمزوریاں پائی جاتی ہوں مگر جب خدا نے جو **عفوو غفور** ہے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانک لیا اور ان کی کمزوریوں سے درگذر فرمایا اور ان کا انجام اچھا ہو گیا تو اس **خوش قسمت جماعت** کے خلاف زبان کھولنا اور انہیں ان کے مرنے اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے بعد ناگوار طعن کا نشانہ بنانا ایسی جسارت ہے جو سچی توبہ کے سوا ہرگز معاف نہیں ہو سکتی۔ پس میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور اپنے مرنے والوں اور مقبرہ بہشتی میں جگہ پانے والوں پر اعتراض کر کے اپنی عاقبت کو خطرہ میں نہ ڈالو۔ اور دوسروں کے عیب گننے کی بجائے خود اپنے انجام کی فکر کرو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حکیمانہ شعر کو کبھی نہ بھولو کہ:۔

بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار

خود میرا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **اُن متضرعانہ دعاؤں** کے باوجود جو حضور نے اپنی اولاد کے متعلق فرمائی ہیں اور پھر ان **خدائی بشارتوں** کے باوجود جو حضور کو اپنی اولاد کے متعلق خدا کی طرف سے ملتی رہی ہیں اور پھر اس بات کے بھی باوجود کہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل و عیال کو **وصیّت سے مستثنیٰ** قرار دیا ہے میں ہمیشہ اپنے انجام کے متعلق خائف رہتا اور خدا سے بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیارا قول میری آنکھوں سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا کہ حقیقۃً **"نجات خدا کے فضل سے ہے نہ کہ انسان کے اپنے عمل سے"**۔

میرا اصل مضمون تو اس جگہ ختم ہو گیا مگر ایک ضمنی سوال کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی خاص جگہ میں دفن ہونا انسان کو جنتی بنا دے جبکہ اخروی نجات

خدا کے فضل پر موقوف ہے اور ان کی نیکی اور دینداری اس کے فضل کی جاذب بنتی ہے؟ سو اس کے متعلق اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ **مقبرہ بہشتی کی مٹی کسی شخص کو** جنتی بنا دیتی ہے بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بار بار **صراحت فرمائی** ہے چونکہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے **نیکی اور دینداری اور قربانی کی شرط** مقرر کی گئی ہے اس لئے مقبرہ بہشتی کے تعلق میں خدا تعالیٰ **ایسا تصرف فرماتا ہے** کہ وہی شخص اس مقبرہ میں دفن ہوتا ہے جو خدا کے علم میں جنتی ہوتا ہے۔ پس مقبرہ بہشتی کی مٹی کسی کو جنتی نہیں بناتی بلکہ اس کے برعکس وہی شخص اس مقبرہ میں دفن ہونے میں کامیاب ہوتا ہے جو خدا کے علم میں اپنی دینداری اور نیکی کی وجہ سے جنتی ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں کو اس کی کمزوریوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ ایک شخص بظاہر موصی ہونے کے باوجود اپنی کسی مخفی بے دینی کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے سے محروم ہو گیا دوسری طرف ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ جو شخص مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو وہ نعوذ باللہ جنتی نہیں کیونکہ مقبرہ بہشتی کے علاوہ بھی خدائی رحمت کا دروازہ کھلا ہے بلکہ ہمارا عقیدہ صرف یہ ہے کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے والا خدا کے فضل سے جنتی ہے۔ اور اگر اس میں کوئی کمزوری ہے تو خدا تعالیٰ اپنی ذرہ نوازی سے اس سے عفو و بخشش کا سلوک فرماتا ہے پس جو شخص اس زمانہ میں اپنے لئے خدائی بخشش کو یقینی بنانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ دینداری اور قربانی کی شرط پوری کرتے ہوئے وصیت کے نظام میں داخل ہو جائے کیونکہ مادیت کے اس طوفانی زمانہ میں یہی امن اور سلامتی کا یقینی حصار ہے۔ فافہم و تدبر ولاتکن من الممترین۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ
۸ جولائی ۱۹۶۰ء

ھالینڈ میں تبلیغ اسلام

مشن ہاؤس میں متعدد کامیاب جلسے۔ علمی مجالس میں تقاریر عید الفطر اور الاضحیٰ کی کامیاب تقاریب

ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمان صاحب کی تشریف آوری

سہ ماہی رپورٹ بابت ماہ مارچ اپریل مئی ۱۹۶۰ء

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط اول)

بفضلہ تعالیٰ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی و تبشیری مساعی کامیابی کے ساتھ جاری رہی مشن ہاؤس میں جلسوں کے انعقاد۔ علمی مجالس اور طلباء کے وفود میں تقاریر۔ بیرونی تنظیموں کے پروگراموں میں شمولیت نیز مختلف بیرونی مقامات اور کانفرنسوں میں لیکچروں کی وجہ سے خاصی مصروفیت رہی۔ رمضان المبارک میں درس قرآن پاک کے اہتمام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی مبارک تقریبات اور دیگر تعلیمی و تربیتی مساعی کے باعث لوگوں کی آمد و رفت بکثرت رہی۔ فالحمد للہ

پبلک جلسے

مشن ہاؤس میں متعدد مواقع پر بڑے بڑے پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ علاوہ ازیں پندرہ علمی مجالس منعقد ہوئیں جن کے ذریعہ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے میں کافی حد تک مدد ملی

رمضان کے آخری عشرہ میں جلسہ

مورخہ ۲۴ مارچ کو رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا۔ اس موقعہ پر ایک بڑے جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں لیلۃ القدر کی اہمیت واضح کرتے ہوئے قرآن کریم کے نزول پر مفصل روشنی ڈالی گئی۔ تقاریر کے پروگرام میں مکرم انچارج صاحب مشن کے علاوہ جماعت کے دو ڈچ ممبران نے بھی حصہ لیا۔ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ نے قرآن کریم کی چیدہ چیدہ آیات کی تلاوت کے بعد تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے اقرأ باسم ربک الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ابتداء نزول قرآن پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غار حرا والے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے نبی اکرمؐ کے سوانح حیات پر خیالات کا اظہار فرمایا

آپ کی تقریر کے بعد ہمارے ڈچ احمدی بھائی مسٹر ولی اللہ یانسن نے اسلام کے دور جلالی اور جمالی پر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ انجام دی گئی اسلامی خدمات سے آگاہ کیا۔

تیسری تقریر مسٹر عبد الرشید منڈر کی تھی آپ نے مؤثر رنگ میں لوگوں کو بتلایا کہ قرآن کریم ہم تک کس طرح پہنچا۔ اور کہ مسلمانوں کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے جلسہ کارروائی کی رپورٹ پریس میں شائع ہوئی۔

مباحثہ حیات مسیحؑ

مورخہ ۱۴ اپریل کو مسجد ہالینڈ میں ایک کامیاب مباحثہ ہوا ان دنوں تمام عالم عیسائیت میں مسیح علیہ السلام کے دوبارہ جی اٹھنے کا تہوار منایا جا رہا تھا لہٰذا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت ہالینڈ نے بھی ایک بڑے پبلک جلسہ کا اہتمام کیا اور پرانے خیالات کے بپتسمہ یافتہ عیسائیوں کی چرچ سوسائٹی کے ایک پادری صاحب کو بحث کے لئے مدعو کیا۔

جلسہ کی کارروائی شام کے آٹھ بجے مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن کی نگرانی میں شروع ہوئی جلسہ گاہ لوگوں سے پُر تھی سب سے پہلے پادری صاحب موصوف کو تقریر کا موقع دیا گیا انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق ایک گھنٹہ تک مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت اور ان کے دوبارہ جی اٹھنے اور آسمان پر صعود کر جانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہماری طرف سے ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر عبد الرشید منڈر نے آدھ گھنٹہ تک اسی موضوع پر اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ ہمارے نزدیک مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بے ہوشی کے عالم میں اتار لئے گئے اور بعد کے علاج سے اچھے ہو کر کسی دوسرے ملک کو ہجرت کر گئے جو تحقیقات کی روشنی میں کشمیر کا علاقہ ہے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک دوبارہ جی اٹھنے اور آسمان پر صعود کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آپ کی تقریر کے بعد ہمارے علم دوست فلاسفر ڈاکٹر دی یونگ نے اپنے خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ آپ نے اسلامی نقطہ نگاہ کی تائید کرتے ہوئے بہت سے پرانے یونانی اور رومی زبانوں کے حوالجات دیئے

آپ کی تقریر کے اختتام پر سلسلہ سوالات شروع ہوا اکثر سوالات کا رخ پادری صاحب موصوف کی طرف ہی رہا۔ اسلام کے متعلق سوالات کے جوابات مکرم جناب حافظ صاحب نے دیئے۔ جلسہ رات کے گیارہ بجے برخاست ہوا۔ جلسہ کارروائی کی رپورٹ مختلف اخبارات نے شائع کی۔

جدوجہد آزادی اور اسلامی نظریہ

مورخہ ۴ مئی کو ساری دنیا میں جنگ عظیم ثانی میں کام آنے والوں کی یاد میں دو منٹ تک خاموشی کی رسم ادا کی گئی اور جلسے منعقد ہوئے اس موقع پر مشن ہاؤس میں بھی ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔

کارروائی کا آغاز شام کے آٹھ بجے جناب حافظ صاحب انچارج مشن کی نگرانی میں ہوا۔ مکرم حافظ صاحب نے . . . . . . قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا۔ ہمارے ایک ڈچ ممبر نے جدوجہد آزادی اور اسلامی نظریہ کے عنوان پر حاضرین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ مذہبی تعلیمات کے لحاظ سے اگر غور سے دیکھا جائے تو اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دیتا ہے آپ نے مزید کہا کہ جنگ عظیم میں آزادی کے لئے جدوجہد میں کام کرنے والوں کے لئے ہمارے دلوں میں بہت ہی قدر کے جذبات ہیں کیونکہ انکی جانی قربانی کے نتیجہ میں ہمارے [illegible]

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات کا تذکرہ

مورخہ ۲۵ رمئی کو یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات کا تذکرہ ہوا اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی تبلیغی مساعی اور خدمات اسلامیہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور خلافت کی اہمیت واضح کی گئی۔

جلسہ کی کارروائی مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن کی صدارت میں شروع ہوئی ابتدا میں آپ نے مختصر طور پر اس دن کی اہمیت جماعتی نقطۂ نگاہ سے بیان فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر بہت سے غیر از جماعت علماء کی آراء اور خیالات کو پیش فرمایا۔ جن میں انہوں نے اس سانحہ عظیمہ کو ایک بہت بڑے نقصان سے تعبیر کیا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے جماعت کی اسلامی خدمات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اس کی تبلیغی تنظیم تراجم قرآن مجید مساجد اور سکولوں وغیرہ کی تعمیر پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں جملہ حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ دو گھنٹہ تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی اثنا میں لوگوں کی کافی وغیرہ سے تواضع بھی کی گئی کارروائی کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی۔

علمی مجالس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہماری ہفتہ وار مجالس علمیہ باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوئیں جن میں سے بعض میں خاکسار کو بھی بولنے کا موقع ملا۔ ان مجلسوں میں جماعت کے ممبران کے علاوہ بھی لوگ شمولیت کرتے رہے۔ اور سوالات کے ذریعہ اسلام کے متعلق استفسارات کرتے رہے۔ ان واقع پر ممبران کے لیے تعلیمی و تربیتی پروگراموں کو مدنظر رکھا گیا بعض اوقات حاضرین کو مشن سے متعلقہ رنگین سلائڈز بھی دکھلائی جاتی رہیں۔

وفود کی آمد

اس عرصہ میں یونیورسٹی سٹوڈنٹس سکولوں کے طلبہ اور دیگر سوسائٹیوں اور انجمنوں کے متعدد وفود مشن ہاؤس میں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

۱۔ مورخہ ... کو ایک سکول کے طلبہ کا ایک وفد مشن ہاؤس پہنچا۔ محترم جناب حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تعلیمات اسلامیہ پر لیکچر دیتے ہوئے تبلیغ اسلام کے بارہ میں جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی اور جملہ سوالات کے جوابات دیئے۔ کارروائی کے اختتام پر طلبہ کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

۲۔ مورخہ ۱۴ مارچ کو ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے طلبہ کا ایک وفد مشن ہاؤس آیا۔ مکرم حافظ صاحب نے ان کے سامنے اسلام کی مختصر تاریخ اور تعلیمات کو اختصار کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے اس انقلاب کو واضح فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہوا اور جو آپ کی قائم کردہ روحانی جماعت کے ذریعے نمایاں ہو رہا ہے لیکچر کے اختتام پر سوالات کے جواب دیئے گئے اور طلبہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۳۔ مورخہ ۲۵ اپریل کو لائیڈن یونیورسٹی کے طلبہ کا ایک گروپ مسجد پہنچا۔ مکرم انچارج صاحب نے ان کے سامنے قرآنی تعلیمات کی برتری پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور قرآن مجید کی اعجازی شان کو بیان کرتے ہوئے اس کے اور بائیبل کے درمیان الہامی کتاب ہونے کے فرق کو واضح فرمایا تقریر کے بعد دیر تک بحث ہوئی اور سلسلہ سوالات جاری رہا۔

دیگر سوسائٹیوں اور انجمنوں میں لیکچر

متعدد بار دوسری سوسائٹیوں میں اسلام اور احمدیت پر تقاریر کرنے کے مواقع میسر آئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مورخہ یکم مارچ کو ڈیلفٹ (DELFT) شہر میں جو کہ ہیگ سے کچھ فاصلہ پر ہے فری میسنز (FREE MASONS) سوسائٹی میں تقریر ہوئی یہ ایک عالمی تنظیم ہے۔ جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب اور بڑے بڑے تاجر پیشہ حضرات شامل ہیں جناب حافظ صاحب موصوف کو ان کی طرف سے اسلام پر لیکچر کے لئے دعوت موصول ہوئی۔ تاریخ مقررہ پر مکرم انچارج صاحب کے علاوہ ہمارے ایک ڈچ ممبر نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس کے بعد سلسلہ سوالات شروع ہوا۔ جو دیر تک جاری رہا۔ اس تبادلہ خیالات کے دوران ہمارے ڈچ نومسلم نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

۲۔ ۲۹ مارچ کو ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے طلبہ کے درمیان ایمسٹرڈم شہر میں ایک لیکچر ہوا۔ مکرم جناب حافظ صاحب اور خاکسار تاریخ مقررہ پر ہیگ سے ایمسٹرڈم پہنچے۔ ... طلبہ کافی تعداد میں ایسے بھی تھے جو دینیات کے آخری سال میں تعلیم پا رہے تھے۔ اور کالج سے فراغت کے بعد چرچوں میں کام کرنے والے تھے مکرم برادرم حافظ صاحب نے ان کے سامنے ایک گھنٹہ تک اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تفصیل سے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریر کے بعد سوالات ہوئے دینیات کے طالب علم کافی سنجیدگی سے علمی سوالات پوچھتے رہے جن کا ہماری طرف سے تسلی بخش جواب دیا گیا۔ آخر میں انہیں اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

۳۔ مورخہ ۱۹ اپریل کو ہیگ شہر میں لیبر ریفارم انسٹی ٹیوٹ میں اسلام پر تقریر کا موقع ملا۔ جناب انچارج صاحب نے ایک گھنٹہ تک حاضرین سے خطاب کیا وقفہ کے بعد سوالات دریافت کرنے کا موقع تھا چنانچہ دیر تک بحث جاری رہی اور مناسب رنگ میں جوابات دیئے جاتے رہے آخر میں حاضرین کو لٹریچر پیش کیا گیا۔

۴۔ مورخہ ۹ رمئی ہیگ شہر کے طالب علموں کی ایک مناظرہ کرنے والی تنظیم (HAGUE-STUDENTS DEBATING CLUB) کے زیر انتظام اسلام پر ایک لیکچر ہوا۔ مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن اور خاکسار وقت مقررہ پر ہیگ کے نواحی علاقہ (RIJSWIJK) پہنچے۔ جلسہ کا انتظام ایک بڑے بنگلہ میں تھا۔ عین وقت پر تقریر شروع ہوئی۔ مکرم انچارج صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کرتے ہوئے اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق کو واضح فرمایا۔ نیز بائیبل کی موجودگی میں قرآن کریم کی کیا ضرورت تھی اس کا تفصیلی ذکر کیا۔ وقفہ کے بعد طلبہ کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے جملہ سوالات کا ایک گھنٹہ تک تفصیلی جواب دیا گیا اور جملہ مطلوبہ معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ آخر میں طلبہ کو کتب بھی پیش کی گئیں۔

۵۔ مورخہ ۸ رمئی کو ہیگ شہر میں اسلام پر ایک اور کامیاب لیکچر ہوا جبکہ ہالینڈ کے سکاؤٹوں کے بڑے افسران اور گروپ لیڈروں نے اسلام کے متعلق معلومات دریافت کیں۔ چنانچہ مذکورہ تاریخ کو برادرم حافظ صاحب نے ان کے ایک جلسہ میں ایک گھنٹہ تک تقریر کی اور سوالات کا جواب دیا۔ سکاؤٹ افسران کی طرف سے اسلام میں دلچسپی کے اظہار کے پیش نظر لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

۶۔ مورخہ ۲۷ رمئی کو مرکزی ہالینڈ کے ZIJST نامی ایک شہر میں ایک سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کے آخری دن محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے "موجودہ زمانہ میں مذہب کا حصہ" کے موضوع پر ایک عظیم الشان لیکچر دیا آپ نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:۔ جس مقصد کی خاطر یہ تنظیم (OPEN FIELD CONFERENCE) قائم کی گئی ہے وہ بہت ہی اہم اور ضروری ہے اور ہمیں چاہیئے کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ آج دنیا بہت سی مشکلات سے دوچار ہوتے ہوئے بھی مذہب سے بے اعتنائی برت رہی ہے۔ جو ایک بہت ہی خطرناک امر ہے۔ لیکن بالآخر دنیا مجبور ہو گی کہ مذہب کے آستانہ پر جھک جائے۔

آپ نے متعدد قرآنی آیات کے ذریعہ حاضرین کو مذہب کی ضرورت اور غرض و غایت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اسلام کے پیش کردہ بین الاقوامی اتحاد کے نظریہ کو پیش فرمایا جو موجودہ دور میں بین الملکی بنیادوں پر امن کے قیام کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

۷۔ مورخہ ۲۹ رمئی کو ہالینڈ کے مرکزی حصہ کے شہر SOEST میں ایک دوسری سہ روزہ کانفرنس میں مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن ہالینڈ کا لیکچر ہوا۔ یہ کانفرنس ہالینڈ کی یوتھ ہاسٹل تنظیم کے زیر انتظام ہو رہی تھی۔ جس کا مقصد الجزائر کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر ملک کے اطراف و جوانب سے نوجوان اکٹھے ہوئے۔ مکرم انچارج صاحب کے ہمراہ خاکسار اور ہمارے ایک ڈچ دوست مع اپنی اہلیہ کے بذریعہ کار جائے مقام پر پہنچے۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک "اسلامی معاشرہ اور قرآنی تعلیمات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ وقفہ کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ جملہ سوالوں کا جواب دیا گیا۔ نیز نوجوانوں کو لٹریچر پیش کرتے ہوئے مزید معلومات کے لئے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔

دوسری مجالس میں شرکت

اس عرصہ میں متعدد مجالس اور سوسائٹیوں کی طرف سے ان کے پروگراموں میں شرکت کے لئے بھی دعوت نامے موصول ہوئے جہاں شریک ہوتے ہوئے تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی۔

(باقی)

آمد چندہ تعمیر فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

بابت ماہ جون ۱۹۶۰ء

چندہ برائے تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی چھٹی قسط شائع کی جارہی ہے۔ اس چندہ کی آمد بہت کم ہورہی ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں پوری پوری کوشش سے کام لیں اور جلد از جلد چندہ جمع کرکے بھجوائیں۔ اس سال کے اندر اندر بیس ہزار روپیہ کی رقم جمع کرنے کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ اب ہمارے مالی سال پر تقریباً ۹ ماہ گذر گئے ہیں اور اب تک صرف ۶۴۲۳/۷ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے جو کہ بہت ہی کم ہے۔ اگر لجنات کوشش کریں اور باقی رقم تین ماہ کے اندر اندر جمع کریں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس سکول کی عمارت پر ان کے نام کندہ کروائے جائیں گے۔

نام لجنہ اماءاللہ	رقم موصول شدہ	نام لجنہ اماءاللہ	رقم موصول شدہ
ملک رشید الدین صاحب انور	۵-۰-۰	ملتان چھاؤنی	۱۵/-
لجنہ کراچی	۹۷۶/-	احمد نگر	۹/-
گنری سندھ	۳۰/-	پشاور	۴۴/-
راجن پورہ	۱۹/-	از لجنہ بدین سندھ	۹/۲
بہاول نگر	۱۳/-	گوجرخان	۲/۶
لاکھیانوالہ	۵/-	حیدرآباد سندھ	۱۵/-
ربوہ	۳۷/۱۴	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۱۰/-
کوہ مری	۴۳/۴	چکوال	۲۰/-
چک ۹۸	۴۰/-	قلعہ صوبہ سنگھ	۲۰/-
حافظ آباد	۹/-	گجرانوالہ	۱۴/-
لائلپور	۱۷۷/۸	سانڈوال	۲۲/۸
شادیوال	۱۵/-	نور نگر فارم	۴/۸
....		گوئیکی ضلع گجرات	۷/-
نظارت تعلیم	۱/-	میزان	۱۵۱۹-۹-۰

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان گمشدہ اٹیچی کیس جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر دفتر لجنہ اماءاللہ کے مشرق برآمدے میں کوئی بہن اپنا ایک چھوٹا چمڑے کا اٹیچی کیس جس میں دو مستعمل جوڑے ہیں چھوڑ گئی ہیں۔ جس بہن کا ہو کپڑوں کا رنگ وغیرہ وغیرہ بتا کر وصول کرلیں۔

(سراج بی بی انچارج دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل مکرم سید حافظ بشیر احمد صاحب معلم کھوکھاٹ ضلع سرگودھا نے اپنے ماموں زاد بھائی مکرم سید محمد افضل صاحب گھیرڈ ضلع گجرات کے دو سالہ طبی تربیت کے سہ سالہ کورس میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سید محمد افضل صاحب موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (مینیجر الفضل)

دعائے نعم البدل میرا بچہ مجید احمد ۳۰ جون اور یکم جولائی کی درمیانی شب ایک مختصر علالت کے بعد فوت ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مجید احمد میرا پہلا بچہ تھا اور صرف ساڑھے چار ماہ کی عمر پائی۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر احمد دین صاحب کا پوتا، شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کا بھتیجہ اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب بوریوالہ کا نواسہ تھا۔ چونکہ گھر بھر میں یہ ایک ہی بچہ تھا اس لئے سب نے اس صدمہ کو بہت محسوس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(شیخ نصیر احمد)

درخواست دعا: محمد رشید خانصاحب ایبٹ آباد میں بیمار ہیں۔ اور سردار عبدالقادر صاحب کا بیٹا عبدالشکور سہیل ایک ماہ سے بوجہ اسہال بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت کاملہ [illegible] ظفر اقبال۔ خوشاب)

مومن اور قربانی

سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

مومن کے لئے قربانی اعزاز ہے

"میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربانیاں کرنا مومن کے لئے اعزاز ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اپنے انعامات کا وارث بناتا ہے اور اس میں زیادتی کرنا وعدہ خلافی نہیں۔ لیکن سنت اللہ یہ ہے کہ وہ کمزوروں کا خیال رکھتا ہے۔ وہ یکدم حقیقت نہیں کھولتا۔ جوں جوں لوگوں کے ذوق و شوق میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ توں توں وہ حقیقت کھولتا جاتا ہے۔"

مومن کی علامت

"پس مومن کی علامت تو یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ ہر وقت قربانی کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ جیسے چڑیاں دانہ کی تلاش میں رہتی ہیں اسی طرح مومن قربانی کے راستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ اس کی تلاش کرنے سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ راستہ سے ہٹ جاتا ہے تو گھبراتا ہے۔"

"جب وہ مرتا ہے تو یہ کہتے ہوئے مرتا ہے کہ کاش ہمیں فلاں قربانی کرنے کا بھی موقع مل جاتا۔"

پس مبارک ہیں وہ دوست جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر فوری طور پر حصہ لے کر سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوکر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا $\frac{4}{5}$ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی $\frac{1}{5}$ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال $\frac{1}{5}$ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال $\frac{2}{5}$ اور علیٰ ہذالقیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ یہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرمائیں عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

مغربی افریقہ کی نئی جمہوریہ ــــــ گھانا

گھانا نے انگریزوں کی ۱۱۳ سال تک غلامی برداشت کرنے کے بعد ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو آزادی حاصل کی تھی۔ اب یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے خودمختار ری پبلک بن چکا ہے ۱۸۴۴ء میں گھانا کو طوق غلامی پہنایا گیا تھا۔

گھانا ری پبلک کے رکن اعلیٰ کو پریذیڈنٹ کہا جائے گا۔ لیکن قانون سازی کی طاقت پارلیمنٹ کے پاس ہوگی جو کہ پریذیڈنٹ اور نیشنل اسمبلی پر مشتمل ہوگی۔ نیشنل اسمبلی سپیکر اور ۱۰۴ ممبروں پر مشتمل ہے انہیں بالغوں کے حق رائے دہندگی کے تحت بذریعہ خفیہ بیلٹ چنا گیا ہے۔ اس میں ڈاکٹر ان کروما کو امی کی کنونشن پیپلز پارٹی کی غالب اکثریت ہے ڈاکٹر ان کروما کوامے کی پارٹی کے ممبروں کی تعداد ۵۸ ہے۔ اپوزیشن پارٹی کا نام یونائیٹڈ پارٹی ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد صرف ۱۷ ہے گھانا۔ افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ گھانا کا کل رقبہ ۹۲ ہزار مربع میل ہے اور اس کی آبادی ۴۶۹۰۷۳۰ ہے۔ گھانا کا نام ہزاروں سال قدیم ہے جب کہ مغربی سوڈان میں ایک بہت بڑی سلطنت پھلنے پھولنے لگی تھی اس سلطنت کا نام گھانا تھا۔ سلطنت کے زوال کے بعد گھانا کے موجودہ باشندوں کے آباد اجداد نے آج سے لگ بھگ ۷۰۰ سال پہلے شمالی علاقے کو چھوڑ کر موجودہ علاقے میں آنا شروع کر دیا۔ مغرب کے ساتھ ان کا پہلا سامنا ۱۴۸۲ء میں ہوا جب کہ پرتگیزوں نے ایک مستقل تجارتی مرکز کے طور پر ایلمانا محل کی تعمیر کی۔ اس کے بعد انگریز ایل سویڈن جرمن اور ڈنمارک کے باشندے آنے لگے۔ اس وقت زیادہ تر تجارت سونے والی مٹی کی ہوتی تھی۔ اس لئے انگریزوں نے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھ دیا ۱۷ ویں صدی میں یہاں غلاموں کی تجارت شروع ہوئی۔ لوگوں کو سختی اور ظلم سے دبا دیا گیا پیشتر اس کے کہ غلاموں کی تجارت کی لعنت کا خاتمہ ہوتا۔ مغربی افریقہ سے لگ بھگ ۲ کروڑ غلاموں کی درآمد کی جا چکی تھی۔ گھانا کے لوگ دو مذاہب کے پیرو ہیں۔ (۱) عیسائیت اور اسلام۔

گھانا ٹھاٹھیں مارتی ہوئی سمندری جھاگ کھجور اور ناریل کے لہلہاتے پیڑوں اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا ملک ہے۔ یہاں اونچی سے اونچی پہاڑیوں کی بلندی ۲۹۰۰ فٹ ہے گھانا چھ حصوں میں منقسم ہے۔ (۱) مشرقی علاقہ (۲) مغربی علاقہ (۳) شانتی (۴) بورنگ (۵) اہلو فو علاقہ اور (۶) وولٹا ریجن ... اور جوائنٹ کا ٹوسٹ کا علاقہ بھی شامل ہے۔

گھانا کے دارالحکومت کا نام اکرا ہے دوسرے مشہور شہروں کے نام حسب ذیل ہیں۔ کماسی کیپ کوسٹ۔ ترکوارنکوا اور ٹاکورادی۔ گھانا کا قومی جھنڈا تین دھاریوں والا ہے۔ یہ دھاریاں سرخ سنہری اور سبز رنگ کی ہیں۔ اس جھنڈے میں پانچ کونوں والا کالا ستارہ بھی ہے مرکز میں افریقہ کی آزادی کا ترجمان ستارہ ہے۔

گھانا زیادہ تر زرعی ملک ہے۔ اس کی سب سے زیادہ برآمد ہونے والی جنس کوکو ہے۔ علاوہ ازیں عمارتی لکڑی۔ سونا ہیرے۔ باکسائیٹ ناریل اور کیلے بھی برآمد کئے جاتے ہیں۔ وولٹا دریائے سکیم پروجیکٹ کی تکمیل کے بعد آبی۔ برقی قوت مہیا ہو جائے گی اور اس طرح باکسائیٹ کو المونیم دھات میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ گھانا میں ۳۱۷۱۳ پرائمری سکول ۹۳۴ مڈل سکول ۳۰ ٹیچروں کو ٹریننگ دینے کے کالج اور ۳۸ تجارتی اور ٹیکنیکل ادارے ہیں۔ سال ۵۹-۱۹۵۸ء میں گھانا کی کل آمدنی اور اخراجات بالترتیب تخمیناً ۵ کروڑ ۲۸ لاکھ پونڈ اور ۵ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ تھے۔ ۱۹۵۹ء میں گھانا سے ۱۱ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے کی اجناس برآمد کی گئیں ان میں کوکو کا عظیم ترین حصہ ہے۔ صرف کوکو ۶ کروڑ ۸۸ لاکھ پونڈ کی برآمد کی گئی۔

سائنسی ــــــ معلومات

ہماری خوراک میں چکنائی کی اہمیت

چکنائی جسم کے اندر تین مختلف کام سرانجام دیتی ہے ایک تو وہ قوت پیدا کرتی ہے۔ دوسرے وہ وٹامن کو حل کرتی ہے اور تیسرے چکنائی حیاتی ضروری ایسڈ سپلائی کرتی ہے چکنائی قوت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اس میں فی گرام ۹.۳ کیلوریاں ملتی ہیں۔ جبکہ کھانڈ اور پروٹین میں فی گرام ۴.۱ کیلوریاں ہوتی ہیں۔ چکنائی جسم میں اے۔ڈی۔ای کے وٹامن پہنچاتی ہے کھانے والے تیلوں میں چکنائی کی مقدار حسب ذیل ہے:۔

سویابین تیل	[illegible]	فی صد
کپاس کے بیج کا تیل	۵۰.۰	فی صد
تیل سرسوں	۳۳.۵	فی صد
تیل مونگ پھلی	۲۷.۴	فی صد
زیتون کا تیل	۱۵.۰	فی صد
تیل ناریل	۲.۰	فی صد
وناسپتی	۰.۰	فی صد

یہ بات درست ہے کہ اگر متواتر کافی عرصہ چکنائی زیادہ مقدار میں استعمال کی جاتی رہے تو وہ صحت کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے زیادہ چکنائی استعمال کرنے سے بالآخر انسان بلڈ پریشر (خون کے دباؤ) کا مریض ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جذباتی دباؤ بیٹھے رہنے کی عادت زیادہ سگریٹ نوشی اور زیادہ کھانے اور خاص کر چکنائی والی اشیاء کے زیادہ کھانے سے بھی انسان ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جو بلڈ پریشر کا سبب بنتی ہے۔

گندم کا چوکر

گندم کا جو چوکر (چھان) اکثر گھروں میں فالتو چیز سمجھ کر آٹے سے الگ کر دیا جاتا ہے اور بازار میں کوڑیوں کے مول بیچ دیا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک عمدہ دوا اور غذا ہے اگر آپ ایک چھٹانک چھان کو پانی میں ابال کر پئیں تو وہ بہترین قسم کے وٹامن بی کا کام دے سکتا ہے۔ تین پاؤ پانی میں ایک چھٹانک چھان ڈال دیجئے جب وہ آدھا رہ جائے تو دیسی کھانڈ ملا کر پی لیں۔ بازار سے خریدا ہوا کوئی بھی وٹامن بی کمپلیکس اتنی غذائیت نہیں دے سکے گا۔ جتنی کہ آپ کو اس آسان طریقے سے مل سکتی ہے۔ گیہوں کے چھان میں اعلیٰ قسم کی پروٹین پائی جاتی ہے لیکن میدہ کی پروٹین ادنیٰ اور نامکمل ہے اس کے علاوہ چھان میں معدنی نمکوں کا بیشتر حصہ پایا جاتا ہے۔ خصوصاً میگنیشیا۔ مینگنیز۔ سلی کون کیلسیم اور لوہا۔ مینگنیز خون بڑھاتا ہے اور پرورش کرتا ہے۔ میگنیشیا قدرتی ملین ہے اور کیلسیم جسم کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ سلی کون ہاضمہ کو تقویت اور غذا کو جزو بدن ہونے میں مدد دیتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے لوہا خون پیدا کرتا ہے۔ چھان انتڑیوں کے فعل کو تحریک کرتا ہے چھان کو ضائع نہ کیجئے بلکہ اسے صاف کر کے آٹے میں دوبارہ ملا لیجئے اس طرح آپ کو گندم کی چھپا تیوں سے پوری غذائیت ملے گی۔

چوہوں سے نجات

چوہے ہر سال لاکھوں ٹن اناج ضائع کر دیتے ہیں ایک اندازے کے مطابق اگر اناج کو چوہوں سے محفوظ کر لیا جائے تو پاکستان کافی حد تک اناج کے معاملہ میں خودکفیل ہو سکتا ہے چوہے کھیتوں میں اناج کا بیج بھی کھا جاتے ہیں اور لہلہاتی فصلوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں وہ پودے پر پکی ہوئی فصل کو بھی کھا جاتے ہیں اور جب اناج سٹور میں رکھا جاتا ہے تو چوہا وہاں بھی پہنچ جاتا ہے اور اناج کو نقصان پہنچاتا ہے۔ چوہا اتنا اناج کھاتا نہیں جتنا ضائع کرتا ہے۔ وہ بیماری پھیلاتا ہے چوہے کی نسل بڑھتی بھی تیزی سے ہے چوہوں کا ایک جوڑا ایک سال کے اندر اندر ۲۵۹ چوہوں کا کنبہ بن جاتا ہے پاکستان میں کوئی دو ارب ۴۰ کروڑ چوہے ہیں۔ اگر ایک چوہے کی روزانہ ایک اونس خوراک ہو تو وہ سال میں دو کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن اناج کھا جاتے ہیں۔

اگر ہم چوہوں کو مار دیں تو بہت سا اناج بچایا جا سکتا ہے۔ چوہوں کو مارنا کوئی مشکل نہیں انہیں پنجروں میں پکڑا جا سکتا ہے۔ انہیں مارنے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ ان کے بلوں میں زہر چھڑک دی جائے۔ آپ سائینوگیس اے ڈسٹ یا سائیناگی پاؤڈر لیں اور ایک لمبی ڈنڈی والے چمچہ سے اسے چوہوں کے بلوں میں ڈال دیں۔ جب یہ پاؤڈر اور زمین کی نمی کا میل ہوتا ہے تو اس سے زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے جو چوہوں کو مار دیتی ہے آپ یہ پاؤڈر پمپ کے ذریعہ بھی بلوں کے اندر داخل کر سکتے ہیں۔ پاؤڈر ڈالنے کے بعد بلوں کو مٹی سے بند کر دینا چاہیئے۔

پرانے دلوں کی بجائے نئے دل

مستقبل میں سائنسدان انسانوں کے اعضا جس میں گردے اور دل بھی شامل ہیں۔ دوسرے انسانوں میں لگا سکیں گے۔ امریکی سائنسدانوں نے اس قسم کے تجربے چوہوں پر کئے ہیں۔ جن میں انہیں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ بات بھی ممکن ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص کسی حادثہ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ تو اس کا صحت مند دل نکال کر سٹور کر لیا جائے اور ضرورت کے وقت کسی انسان کے بیمار دل کی جگہ لگا دیا جائے۔

سائنسدانوں کی راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ دو انسانوں کے ٹیشو نہیں ملتے اور کوئی دو اشخاص ایک جیسے نہیں ہوتے سوائے جڑواں بچوں کے ایک سائنسدان نے کہا ہے کہ اگر "ٹیشوز" کے متعلق اور چیزیں معلوم ہو جائیں تو شائد یہ مشکل بھی دور ہو جائے گی۔

آسام اور مغربی بنگال کے ہنگاموں میں اُنیس اشخاص ہلاک ہوئے

پنڈت نہرو کی طرف سے فرقہ وارانہ امن کی بحالی کے لئے اپیل

کلکتہ ۱۱ر جولائی۔ موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ کل آسام کے مختلف علاقوں میں زبان کے مسئلے کی بنا پر جو تصادمات ہوئے ان میں تیرہ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اسی طرح مغربی بنگال میں جو لڑائی جھگڑے ہوئے ان میں چھ افراد ہلاک ہوئے۔ دونوں صوبوں میں جو لوگ مجروح ہوئے ہیں ان کی تعداد درجنوں بتائی جاتی ہے۔

گوہاٹی کی اطلاع کے مطابق مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت آسام کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے بذریعہ طیارہ گوہاٹی پہنچ گئے ہیں مسٹر ریڈی صدر کانگرس اس سفر میں ان کے ہمراہ ہیں دونوں ہوائی اڈے سے موٹر کے ذریعے سرکٹ ہاؤس پہنچے جہاں انہوں نے گورنر سے صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

کل حکومتِ آسام کے ایک ترجمان نے گوہاٹی میں بتایا کہ گوہاٹی اور شیلانگ میں حالات سدھر رہے ہیں۔ ترجمان نے اس اطلاع کی تردید کی کہ فوج نے امن بحال کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس نے کہا سول افسروں کی درخواست پر فوج کی خدمات ان کے حوالے کر دی گئی ہیں فوج امن قائم کرنے میں ان کی امداد کرے گی

کل بمبئی میں پنڈت نہرو نے آسام کے فسادات پر افسوس کا اظہار کیا آپ نے کہا فسادات کے لئے کوئی وجۂ جواز موجود نہیں یہ فسادات بدبختی کی دلیل ہیں۔ انہوں نے آسامی عوام سے اپیل کی کہ وہ تشدد سے احتراز کریں۔ اور فسادات کی وجہ سے صوبے کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کریں انہوں نے مزید کہا ہم بھارت کی تمام قومی زبانوں کی ترقی چاہتے ہیں۔ لیکن یقیناً کسی زبان کو ترقی دینے کا یہ طریق نہیں جو آسامیوں نے اختیار کیا ہے۔

فرانس سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی سفارش

اکرا ۱۱ر جولائی۔ گھانا کے صدر ڈاکٹر کوامی انکروما نے کل یہاں ایک نئے ٹریڈ یونین ہیڈ کوارٹرز کا افتتاح کرتے ہوئے کہا افریقہ کے ملکوں کو ایک خاص میعاد مقرر کر دینی چاہئے اور اس وقت تک انہیں الجزائر کی عبوری حکومت کو تسلیم کر لینا چاہئے اور فرانس سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔

ڈاکٹر انکروما نے مزید کہا۔ افریقی ملکوں کو جنوبی افریقہ کا مکمل بائیکاٹ شروع کرنے کے وقت اور تاریخ پر بھی متفق ہو جانا چاہئے اور جنوبی افریقہ کو اپنے ہوائی اڈے اور بندرگاہیں استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

بلجیمی اور افریقی فوجوں میں زبردست لڑائی شروع ہوگئی

فریقین کے ایک سو کے قریب اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے

ایلزبتھ ویلا ۱۱ر جولائی۔ بلجیم کی فوج نے کانگو کے صوبہ کاٹنگا کے دارالحکومت ایلزبتھ ویلا میں باغی افریقی فوج کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے اس وقت تک سو کے قریب اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ کالی اور گوری فوجوں میں سب سے پہلا تصادم کل رات ہوا جس میں کم از کم سات یورپین سپاہی ہلاک ہوئے۔ مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

کہا جاتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف جو ہتھیار استعمال کر رہے ہیں ان میں چھوٹی توپیں۔ رائفلیں پستول اور دوسرے چھوٹے خودکار ہتھیار شامل ہیں۔

کل صبح مزید تین سو بلجیمی سپاہی طیاروں کے ذریعے الزبتھ ویلا پہنچ گئے۔ چنانچہ سڑکوں اور بازاروں میں فریقین میں گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ کل تیسرے پہر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ فریقین کے ہلاک شدگان کی تعداد پچیس سے ایک سو تک ہے۔ کیونکہ بعض حلقوں نے ان کی تعداد پچیس اور بعض نے ان کی تعداد ایک سو بتائی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں نائب قونصل اٹلی متعین الزبتھ ویلا بھی شامل ہیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مجروحین کی تعداد کتنی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ تعداد بہت زیادہ ہوگی الزبتھ ویلا شہر کے اندر اور اس کے نواحی علاقے میں بلجیمی فوج اہم ناکوں پر متعین ہے۔ بلجیمی ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ بلجیمی فوج صوبائی حکومت کی درخواست پر استعمال کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کاٹنگا سے جو یورپین بھاگ رہے تھے۔ باغی کالی فوج ان پر بری طرح حملہ کر رہی تھی

کانگو کے صوبہ اساسی کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ صوبہ کے دارالحکومت بلوابرگ میں ابرگ میں بھی فساد شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہاں بلجیمی چھاتا فوج طلب کر لی گئی ہے اس وقت تک اس صوبے کے فسادات کی کوئی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی دارالحکومت لیوپولڈ ویلا کی اطلاع کے مطابق بعض نواحی مقامات میں جھڑپیں ہوئی ہیں۔ لیکن شہر میں امن ہے البتہ عوام میں پہلی سی بے چینی موجود ہے۔ مسٹر لومبا وزیر اعظم متاجی روانہ ہو گئے۔ جو لیوپولڈ ویلا سے تین سو میل مغرب کی جانب ہے معلوم ہوا ہے کہ وہاں بھی فسادات شروع ہو گئے ہیں۔

اورونڈی کی طرف سے آزادی کا مطالبہ

برسلز ۱۱ر جولائی۔ بلجیم کے ایک ماتحت افریقی علاقے اورونڈی کی ساری سیاسی پارٹیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ستائیس دسمبر تک اورونڈی کو آزادی دیدی جائے۔ یہ علاقہ کانگو کے مشرق میں واقع ہے۔

ولادت

برادرم عزیزم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکاؤنٹس راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۶۰ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مبارک احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے اور وہ والدین اور پورے خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو آمین

خاکسار
بشیر احمد سیالکوٹی
حبیب کلاتھ ہاؤس گول بازار۔ ربوہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقع موضع پیر عبدالرحمٰن تحصیل شورکوٹ

محمد غوث غلام محمد محمد الدین اللہ دتہ مسمات امان بی بی دختر اللہ دتہ مہمان شاہ ولد بہادر شاہ مرید احمد ولد حسن شاہ قریشی سکنہ پیر عبدالرحمٰن تحصیل شورکوٹ

بنام منوہر لعل بندر رام۔ رام لعل پسران ارماں گیندداس۔ گھور رام پسران بوڑا غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۰۰ کا ۱/۸ حصہ بقدر ۶ کنال موضع پیر عبدالرحمٰن مطابق جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء

مندرجہ بالا میں منوہر لعل وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں۔ چونکہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۶-۷-۶۰ کو بوقت ۷½ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی

آج مورخہ ۲-۷-۶۰ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴